السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت کو دیکھ کر کھڑے ہوجانا چاہیئے یا بیٹھے رہنا چاہیے؟ قرآن وسنت کی رو سے واضح فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی اسلامی ریاست کی جب بنیاد رکھی تو اس کے مستحکم ہونے کے ساتھ ساتھ کئی احکام نازل ہوئے۔ کئی ایسے تھے جن پر یہ عمل تھا لیکن بعد میں ان میں تغیر وتبدل ہوا۔ مثال کے طور پر پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی خواہش پر بیت اللہ کو قبلہ بنا دیا گیا۔ اسطرح شروع شروع میں شراب کی کلی ممانعت نہ تھی لیکن بعد میں اس کو قطعی طور پر حرام کر دیا گیا۔ اسی طرح پہلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ یہودی اور یہودیہ کی میت کیلیئے بھی کھڑے ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازہ کیلیئے کھڑے ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا اس میں جان نہ تھی۔

آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا، جب تم جنازہ دیکھو تو اس کیلیئے کھڑے ہوجایا کرو۔ اور جو ساتھ چل رہا ہو، وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

لیکن اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ ثم جلس فجلسنا)) اور ابوداؤد میں یہ لفظ ہیں: ((کان یقوم فی الجنازۃ ثم جلس بعد)) (مسلم 3/59, ابن ماجہ 1/468, احمد (631,1167), موطا 1/332, ابوداؤد 2/64)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کیلیئے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے ہم بھی بیٹھ گئے۔ موطا اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازوں کیلیئے کھڑے ہوتے تھے پھر بعد میں بیٹھ گئے۔

واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ نے کہا، میں بنو سلمہ کے ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ میں کھڑا ہو کر نافع بن جبیر نے کہا بیٹھ جائیے۔ میں تمہیں عنقریب اسکے متعلق حدیث بتاؤں گا۔ پھر بیان کیا مجھے مسعود بن الحکم الزرقی نے بتایا کہ انہوں نے سیدنا علی کو کوفہ میں کہتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے:

((کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أمرنا بالقیام فی الجنازۃ ثم جلس بعد ذلک وامرنا بالجلوس))

''آپ نے ہمیں جنازہ کیلیئے کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔'' (احمد ۶۲۷، بیہقی ۴/۲۷، کتاب الاعتبار للحازی ۹۱)

ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے علامہ عبدالرحمن مبارک پوری کتاب الجنائز ص ۷۷ اور علامہ البانی حفظہ اللہ احکام الجنائز ص ۴۶ پر لکھتے ہیں کہ قیام پہلے مشروع تھا بعد میں منسوخ ہوگیا۔ اور علامہ شوکانی نے امام مالک، امام شافع اور امام ابوحنیفہ کا مذہب، نسخ کا نقل کیا ہے۔ جبکہ امام احمد امام اسحاق بن راہویہ کا عدم نسخ کا۔ یعنی یہ لوگ نسخ کے قائل نہیں بلکہ یہ کہتے کہ جواز کے طور پر ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ